بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۸ شہادت ۱۳۴۳ھش ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۲۸ اپریل ۱۹۶۴ء	نمبر ۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۷ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی البتہ کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

عشرہ تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لوکل انجمن احمدیہ ربوہ یکم مئی تا ۱۰ مئی ۱۹۶۴ء عشرہ تحریک جدید منا رہی ہیں۔ تمام احباب جماعت اور عہدہ داران سے درخواست ہے اس عشرہ کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں

(۱) مورخہ ۳ مئی بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ایک اہم جلسہ ہوگا۔

(۲) ہر فرد جماعت کو اس جہاد میں شامل کیا جائے۔

(۳) سادہ زندگی اور وقف زندگی کی اہمیت واضح کی جائے

(۴) اپنے وعدہ جات کی ادائیگی بروقت کی جائے۔

(جنرل سیکرٹری تحریک جدید ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

فیصلہ دعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے

دلائل کا سلسلہ بھی برابر جاری رکھنا چاہیئے بیان اور لسان سے جہاں تک کام لے سکو لئے جاؤ

"فیصلہ دعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہیئے اور قلم کو روکنا نہیں چاہیئے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے اولو الایدی والابصار کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کیلئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔

میری غرض اور نیت بھی یہی ہے کہ جب وہ وقت آوے تو اپنے وقت کا ایک حصہ اس کام کے لئے بھی رکھا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تبتّل تام اور انقطاع کلی سے دعا کرے تو ایسے ایسے خارق عادت اور سماوی امور کھلتے ہیں اور سوجھتے ہیں کہ وہ دنیا پر حجت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس دعا کے وقت جو کچھ خدا تعالیٰ ان کے استیصال کے وقت دل میں ڈالے وہ سب پیش کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۸ و ۳۲۹)

فضلِ عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا بھجوانے کی تحریک

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ —

کچھ عرصہ ہوا خاکسار کی طرف سے اخبار الفضل میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا کی تحریک شائع ہوئی تھی جس میں خاکسار نے لکھا تھا کہ عمارت کے ضروری حصہ کی تعمیر کچھ ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہسپتال زیر بار ہو گیا ہے اور کچھ ضروری حصہ قابل تعمیر ہے۔ لہٰذا احباب جماعت زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر ممنون فرماویں۔ اس عرصہ میں کچھ دوستوں نے عطایا بھجوائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر ابھی ہسپتال کی ضرورت کا بہت تھوڑا حصہ پورا ہو سکا ہے۔ لہٰذا خاکسار پھر احباب جماعت کی خدمت میں اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی تحریک کرتا ہے۔ زمیندار احباب خاص توجہ فرمائیں کیونکہ آج کل ان کو فصلوں کی آمد ہونے والی ہے۔ اور وہ سہولت سے حصہ لے سکتے ہیں جزاھم اللہ

(خاکسار۔ مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم سید محمد حسین شاہ صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

ربوہ — مکرم ڈاکٹر محمد جی صاحب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (حال سول لائنز میانوالی) کے والد محترم سید محمد حسین شاہ صاحب مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۴ء ساڑھے چار بجے صبح بعمر ۸۰ سال لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں قبولیت کا شرف حاصل تھا آپ ۱۹۰۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مورخہ ۱۸ اپریل کو آپ کا میو ہسپتال لاہور میں Prostrate glands کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن سے بہت حد تک صحت یاب ہو چکے تھے مگر بعد ازاں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے آپ کا انتقال ہو گیا۔ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے

(باقی ص ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۶۴ء

عید الضحیٰ اور وقفِ جدید

(قسط ۲)

اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے رہے ہیں عملاً اور قولاً دین کے لئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی وقف کرنے کا لائحہ عمل پیش کرتے رہے ہیں تاہم اس ضمن میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اُسوہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بھی اس کی وضاحت بڑی تفصیل کے ساتھ کی ہے۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کا عزم اور عمل حشر کے دن تک کے لئے زندگی وقف کرنے کا معیار سمجھا جا سکتا ہے۔ ذرا غور فرمایئے ایک بوڑھا خدا پرست بڑھاپے تک اولاد سے محروم رہتا ہے اور خاص دعاؤں سے اس کو اللہ تعالیٰ ایک بیٹا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بخشتا ہے اور جب وہ رشد کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ خواب میں اس کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ آپ بلاتردد اپنے بیٹے کی رائے لیتے ہیں مگر بیٹا بھی اپنے باپ کا بیٹا ثابت ہوتا ہے اور تسلیم و رضا کے آگے اپنی گردن جھکا دیتا ہے۔ یہ ایک آزمائش تھی۔

بے شک اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کا ارادہ اور پھر اس ارادہ کی تکمیل کے لئے اہتمام عظیم الشان خلوص، تقویٰ اور تسلیم و رضا کا نمونہ پیش کرتا ہے مگر حقیقت میں یہ ایک آزمائش تھی۔ کس بات کی آزمائش؟ اس بات کی آزمائش کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں اور کیا بیٹا تیار ہے۔ اب جو شخص اپنے پیارے بیٹے کی گردن پر اپنے ہاتھ سے چھری پھیرنے سے انکار نہیں کرتا وہ اتنا عزم ضرور رکھتا ہے کہ اپنے بیٹے کو ایک صحرا میں دین کی خدمت کے لئے عمر بھر کے لئے وقف کر دے۔ اگر بیٹا چھری سے قربانی ہو جاتا تو یہ ایک لمحہ کی بات تھی۔ بے شک آپ کے دل میں شاید اس کی جدائی کا داغ رہ جاتا مگر یہ داغ اتنا دردناک نہیں ہو سکتا جتنا کہ کوئی اپنے بیٹے کو جیتے جی ایک صحرا میں والدہ سمیت چھوڑ دے تاکہ ان کے ذریعہ وہ صحرا ہمیشہ تک کے لئے اللہ تعالیٰ کے عباد کا مرجع بن جائے۔

غور کیا جائے تو یہ قربانی پہلی قربانی سے کسی صورت کم نہیں ہے۔ کچھ خوراک اور پانی کے ایک مشکیزہ کے ساتھ ایک ماں اور اس کے بیٹے کو ایک ایسی جگہ چھوڑ دینا جو اس وقت بظاہر نہایت خوفناک جگہ تھی۔ کوئی کم قربانی نہیں ہے۔

یہ دوسرا معیار ہے جو قربانی کا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے نیک بیٹے اور نیک بیوی نے قائم کیا۔ اس عظیم الشان قربانی کا نتیجہ کیا ہوا؟ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی صحرا چند سالوں میں ایک عبادت گاہ بن گیا اور لوگ اس عبادت گاہ میں آنے جانے لگے۔ قافلوں نے جو شمال سے جنوب اور جنوب سے شمال کی طرف آتے جاتے تھے اس مقام کو اپنی منزل گاہ بنا لیا۔ روز بروز اس مقام کی رونق اور شہرت بڑھتی چلی گئی۔ یہانتک کہ دور دور سے وفد کم از کم سال میں ایک مرتبہ اس عبادت گاہ کی زیارت اور اس سے برکات لینے کے لئے لوگ آنے لگے۔

یاتین من کل فج عمیق

اس سے بھی بڑھ کر بلکہ تمام نتائج سے بڑھ کر نتیجہ جو ہوا وہ یہ ہوا کہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے وہ گوہر نایاب پیدا ہوا جس کی نظیر نہ پہلے انسانی تاریخ میں ملتی ہے اور نہ آئندہ قیامت تک مل سکے گی۔ یعنی سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقف کو جس طرح سمجھا ہے آپ کے ذیل کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے:۔

"درحقیقت اس دن میں بڑا اثر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو لہلہاتے کھیت کی طرح دکھایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ذرا دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء اور اعزہ کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی، خونوں سے جنگل بھر گئے، گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے!!"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲، ۳۳)

یہ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرمانبردار بیٹے کی قربانی کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا ہے۔ اور لاکھوں انسان ہر سال مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یہ اسی شجرۂ طیبہ کا پھل ہے جو ایک عظیم الشان باپ اور ایک عظیم الشان بیٹے نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں لگایا تھا۔

الغرض قرآن کریم سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھی دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کے لئے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین کے لئے وقف ہو جانے کو ہمارے سامنے بطور اسوہ حسنہ کے رکھا ہے اور پھر اسی درخت کا پھیلاؤ سیدنا حضرت محمدؐ رسول اللہ اور آپ کے صحابہ کی قربانیوں سے دکھایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

"نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار"

اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم کو بھی سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی طرح اپنی زندگیاں وقف کر کے اس شجرۂ طیبہ کی آبیاری کرنی ہے۔

یہ سبق ہے جو ہم کو عید قربان ہر سال آکر یاد کراتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس سبق پر عمل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بے شک جماعتِ احمدیہ کا دعویٰ یہی ہے کہ وہ دینِ حنیف کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور اس نے اپنے اعمال سے دکھا دیا ہے کہ وہ واقعی اپنے پیشروؤں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہی ہے یہ جماعتِ احمدیہ ہی ہے جس نے اس زمانہ میں دین کے لئے زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ یہ جماعتِ احمدیہ ہی ہے جس کے سینکڑوں افراد نے حق کے لئے اپنی جانیں قربان کر دی ہیں اور اُف تک نہیں کی۔ کیا حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق کے لئے ظالموں کے ہاتھ سے سنگسار نہیں ہوئے؟ آپ نے اپنا جسم پتھروں سے چھلنی ہونے دیا مگر اعلائے کلمۃ اللہ سے نہ رُکے۔ پھر حضرت نعمت اللہ خان نے حق کے لئے اپنی جان قربان نہیں کی؟ اسی طرح سینکڑوں افراد نے اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیں، اور جماعت نے بحیثیت مجموعی سینکڑوں قسم کے ظلم و ستم اٹھائے۔ کس کس طرح سے ان کو زچ نہیں کیا گیا۔ کیا کیا ہنگامے اس کے خلاف برپا نہیں کئے گئے۔ اس کے مٹانے کے لئے کون دقیقہ ہے جو چھوڑا گیا ہے۔ مگر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم نے جماعت کا ساتھ دیا ہے، وہ ہمیشہ ہر مصیبت میں

انی مع الافواج آتیک بغتۃً

کا نظارہ دکھاتا رہا ہے۔ تاریخ احمدیت میں ایک دو نہیں دو چار نہیں سینکڑوں مواقع ایسے آتے ہیں جب مخالفین نے سمجھا کہ اب یہ لوگ جانبر نہیں ہو سکتے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی مخالفین کی توقعات کو خاک میں ملاتا رہا ہے۔ وہ ظلم و ستم اور بے انصافی کا کونسا طریقہ ہے جو جماعت کے خلاف نہیں استعمال کیا گیا۔ لیکن ہمیشہ ہی یہ نتیجہ نکلتا رہا ہے کہ ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ایسا کیوں ہوتا رہا ہے؟ اس کی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے سنت ابراہیمی اور سنت محمد رسول اللہ اور الٰہی حکم کے ماتحت اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کر دی ہوئی ہیں۔ یہ تمام میوہ ہائے شیریں جو ہم کھا رہے ہیں اسی شجرۂ طیبہ کا پھل ہیں جس کو "وقفِ زندگی" کہتے ہیں۔

بے شک اس لحاظ سے جماعت کا ہر فرد دین کے لئے وقف ہے تاہم الٰہی اشاروں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر وقف کے مطالبات کئے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے "وقفِ زندگی" کا مطالبہ کیا تو سینکڑوں نوجوانوں نے بڑے بڑے عہدے اور بڑے بڑے کاروبار چھوڑ کر اپنی زندگیاں وقف کیں۔ واقفینِ زندگی کی یہی فوج ظفر موج ہے جس نے وہ کارہائے نمایاں دکھائے ہیں کہ مخالفین جن کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ پھر چند ہی سال ہوئے آپ نے تحریک وقفِ جدید کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک بھی روز بروز پھیلتی چلی جاتی ہے۔ تاہم ابھی بہت گنجائش ہے۔ احباب کو خاص طور پر اس طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کے نئے دفاتر ربوہ میں تیار ہو گئے ہیں جن کا ذکر الفضل کی گذشتہ اشاعت میں آ چکا ہے۔ گویا اب اس تحریک کی بنیاد محکم ہو چکی ہے۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ گو اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر خون کی کمی اور کمزوری بہت ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

انہوں نے صدقہ جاریہ کے طور پر ایک سال کے لئے ایک مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

خاکسار عباد اللہ گیانی
مینجر الفضل ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

قربانی کرنیوالا تصویری زبان میں یہ عہد کرتا ہے کہ میں اپنے نفس امّارہ کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا ہوں

ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائیگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ قربانیوں کی عید کا زمانہ ہے

ربوہ میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا ایمان افروز خطبہ

ربوہ ۲۳ اپریل۔ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جو خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم کذلک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم وبشر المحسنین ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔

آج قربانیوں کی عید کا دن ہے۔ اور اس دن لاکھوں جانور بطور قربانی ذبح کئے جاتے ہیں۔ ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام اس لئے قربانی رکھا گیا ہے کہ وہ ہر اس شخص کے لئے جو اخلاص اور ایمانداری سے قربانی کرے۔ خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا ذریعہ ہیں۔ اسی لئے قربانی کا ایک نام نسیکہ ہے۔ جس کے معنی عبادت اور طاعت کے بھی ہیں اور یہ قربانیاں ہمیں اسلام کی حقیقت کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

پس ایک حج کرنے والا انسان جو تمام دنیوی تعلقات منقطع کرکے اور ہر قسم کی راحت و آسائش اور رفاہیت چھوڑ کر اپنے محبوب ازلی خدائے عزّوجلّ کی تلاش میں حیران و سرگرداں عاشق کی طرح ننگے پاؤں ننگے سر اپنے بدن پر دو چادریں اوڑھے اور لبیک لبیک اللّٰھم لبیک کی صدا لگاتے ہوئے ان مقامات مقدسہ کی زیارت کرتا ہے۔ جہاں اس کے محبوب کی کبھی تجلی ہوئی تھی۔ تو تمام واجبات حج ادا کرنے کے بعد وہ ایک جانور کی قربانی دیتا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمیں قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ یعنی قربانی سے اصل مقصد وہ روحِ تقویٰ ہے جو قربانی کے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اس لئے قربانی کرنے والا ایک جانور ذبح کرکے تصویری زبان میں ظاہر کرتا ہے کہ میری حیوانیت کا وہ حصہ جو برائیوں کی طرف مائل کرتا اور خدا تعالیٰ سے دور ہوجانے کا موجب تھا۔ جسے دوسرے لفظوں میں نفسِ امّارہ کہتے ہیں اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا ہوں۔ تا آئندہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ اور ہمیشہ نیکیاں ہی نیکیاں بجالاؤں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فلسفہ قربانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اصل عبادت اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اس میں ہے کہ اس برا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کردیا جائے۔ اور خلقت سے قطع تعلق کرکے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ انواع و اقسام کی تلخیوں کی برداشت کی جائے۔ تا نفس غفلت کی موت سے نجات پائے اور یہی اسلام کے معنی ہیں۔ اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے۔

والمسلم من اسلم وجھہ للہ رب العالمین ولہ نحر ناقۃ نفسہ وتلّھا للجبین

اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنے آپ کو ذبح ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا۔ اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کردیا ہو۔ اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسے گرادیا ہو۔ اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو۔ پس ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطورِ یاددہانی ہیں۔"

(خطبہ الہامیہ)

اور اسی کامل اطاعت کا نمونہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا جبکہ آپ اپنی ایک رؤیا کی بناء پر اپنے اکلوتے لختِ جگر کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔

دوسری غرض ان قربانیوں سے جو ان آیات سے ثابت ہوتی ہے یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے والا تصویری زبان میں اس امر کا اظہار کرتا ہے۔ کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربان ہوا ہے۔ اسی طرح میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھے اعلائے کلمۃ اللہ اور سچائی کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان دینے کی ضرورت محسوس ہوئی تو بھی خوشی سے اپنے نفس کی قربانی پیش کردونگا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو میں نے تلاوت کی ہیں قربانیوں کا ذکر کرکے مسلمانوں کو کفار سے دفاعی جنگ کا حکم دیا ہے۔ اور ان سے اپنی مدد کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی عظیم الشان مامور آتا ہے۔ تو اس پر ایمان لانے والوں کو ہر قسم کی قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور اس مامور کا زمانہ قربانیوں کی عید کا زمانہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھلانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے اور دنبے ذبح کرتے ہو ویسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے۔ جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے حقیقی طور پر عیدالضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کا لُبّ نہیں پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ ...... حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرتؐ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھلائے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اور اپنے اقرباء و اعزہ کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ظل اور عکس ہے قربانیوں کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ہمارا زمانہ ذوالحج مہینہ سے ایک مشابہت رکھتا ہے۔ جس طرح یہ مہینہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اسی طرح ہمارا زمانہ بھی آخری زمانہ ہے۔

فی ھذا ضحایا وفی ذلک ضحایا والفرق فرق الاصل وعکس المرایا وقد سبق نموذجھا فی زمن خیر البرایا۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۳ و ۳۴)

یعنی اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں

تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام اور ان کے والدین سے
ایک ضروری گذارش

(از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت اپنے گھروں کو پہنچ گئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور جو کچھ انہوں نے یہاں رہ کر پڑھا ہے۔ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان عزیزان کے والدین اور قائدین سے درخواست ہے کہ وہ دیکھیں کہ یہاں رہ کر انہوں نے کس حد تک فائدہ حاصل کیا ہے اور کوشش کریں کہ جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی سکھائیں۔ قرآن کریم نے علوم دین کی ترویج کا یہی طریق بتایا ہے۔ کسی بھائی کے ذہن میں تربیتی کلاس کو بہتر اور مفید تر بنانے کی کوئی تجویز ہو تو وہ بھی لکھ بھیجیں۔ اور دعا بھی فرمائیں کہ ہماری ان حقیر کوششوں کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ علوم دینیہ کی ترویج ہو۔ اور احمدی نوجوانوں کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو۔ آمین

اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے اور اس کا نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گزر چکا ہے، اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہامًا فرمایا:-

"عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو"

(تذکرہ صفحہ ۷۳۶)

یعنی یہ زمانہ قربانیوں کی عید کا ہے اب یہ تمہارے اختیار میں ہے کہ تم عید کرو یا نہ کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے زمانہ میں قربانیوں کی عید ایسے رنگ میں منائی جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔

اس وقت میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن مخلص فدائیوں اور شیدائیوں نے اس زمانہ کی قربانیوں کی عید منائی ان میں سے دو کا بطور مثال ذکر کر دوں۔

ان میں سے ایک حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے اس عید کے زمانہ میں نہایت خوشی سے اپنے نفس کی قربانی پیش کی ایک روایت ہے کہ جب آپ پر پتھراؤ شروع کیا گیا تو آپ

"پہلا پتھر لگنے پر خاموش ہو گئے تو امیر حبیب اللہ خان نے اعلان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے توبہ کر لی ہے پتھر مارنے بند کر دو۔ آپ نے فارسی زبان میں فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

"یہ جھوٹ بولتا ہے میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے ایمان پر قائم ہوں"

پھر کہا:- اے پتھرو تم گواہ رہنا کہ میں حضرت احمد قادیانی کو مسیح و مہدی مانتا ہوں، اے ریت کے ذرو تم بھی گواہ رہنا کہ میں حضرت احمد قادیانیؑ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اے زمین۔ اے آسمان اور اے ہواؤ تم بھی گواہ رہنا کہ میں نے حضرت احمد قادیانیؑ کا ایک منٹ کے لئے بھی انکار نہیں کیا"

غرضیکہ بڑے جوش کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اپنے اخلاص و محبت اور ایمان کا اظہار کرتے ہوئے اپنی جان دے دی اور اپنی جان بچانے کے لئے یہ بھی مناسب نہ سمجھا کہ کوئی اور بھی ان کی طرف سے جھوٹے طور پر یہ اعلان کرے کہ آپ نے احمدیت سے توبہ کر لی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے دیکھو اس نے اپنے ایمان کا ایک نمونہ دکھایا ہے اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہ ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو تو مارا گیا۔ یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے [illegible] نہیں مرسکتا اور کبھی نہیں مرے گا۔

اس کی موت بہت سی زندگیوں کا موجب ہونے والی ہے اس لئے یہ ایسی موت ہے کہ ہزاروں زندگیاں اس پر قربان ہیں۔ عبداللطیف کے لئے وہ دن جو اس کی سنگساری کا دن تھا کیسا مشکل تھا۔ وہ ایک میدان میں سنگساری کے لئے لایا گیا اور ایک خلقت اس تماشا کو دیکھ رہی تھی مگر وہ دن اپنی جگہ کس قدر قدر و قیمت رکھتا ہے اگر اس کی باقی ساری زندگی ایک طرف ہو اور وہ دن ایک طرف تو وہ دن قدر و قیمت میں بڑھ جاتا ہے"

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

زیر ایں موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات

یعنی اس قسم کی موت کے نیچے سینکڑوں زندگیاں پوشیدہ ہیں لہذا اگر تم بھی خاص الخاص زندگی کے خواہاں ہو تو آؤ تم بھی موت کا پیالہ چکھ کر زندۂ جاوید ہو جاؤ

دوسری مثال ایک مخلص نوجوان حضرت مولوی نعمت اللہ شہید کی پیش کرتا ہوں جنہیں ۳۱ر اگست ۱۹۲۴ء کو کابل میں سنگسار کیا گیا تھا۔

جب انہیں احمدیت کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا اور ایسے کمرے میں رکھا گیا جس کے روشندان بھی بند رکھے جاتے اور دروازہ بھی نہ کھولا جاتا تھا اور آپ کو سخت تکلیف دی جا رہی تھی اس وقت آپ نے قید خانہ سے ایک خط بھجوایا جو آپ کی شہادت کے بعد ملا اور اب تک ہمارے پاس محفوظ ہے اس میں آپ نے لکھا:-

"میں سر دست قید خانہ میں خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں۔ الٰہی اپنے نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے قید سے رہائی بخش اور قتل ہونے سے نجات دے بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندہ نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان کر"

"میرے احمدی بھائی سب آگاہ رہیں کہ خاکسار کی موت سے نہ ڈریں۔ اس وقت آزادی کی نسبت قید خانہ میں ہزار ہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو رہی ہے اور خدا تعالےٰ سے امید رکھتا ہوں کہ موت سے مجھے کروڑھا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو گی" (الفضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۲۴ء)

گویا وہ دوسرے الفاظ میں بقول شاعر یہ کہہ رہے تھے

خدا شاہد ہے اس کی راہ میں مرنے کی خواہش میں
مرا ہر رشتۂ تن کھچ رہا ہے الغنا ہو کر

مخالفوں کی دھمکیاں اور ان کی سختیاں اس کوہ وقار فرزند احمدیت کی استقامت میں ذرہ بھر لغزش پیدا نہ کر سکیں۔ یہاں تک کہ اس نے سچائی اور اپنے دلبر کی خاطر اپنے نفس کی قربانی پیش کر دی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لندن سے اپنے برقی پیغام تعزیت میں شہید مرحوم کے متعلق فرمایا:-

"امیر نے ہمارے بہادر بھائی کو قتل کیا ہے لیکن وہ اس کی روح کو قتل نہیں کر سکتا وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ کوئی شخص ایک سچے مسلمان کو قتل نہیں کر سکتا"

میں تحدیث نعمت کے طور پر یہ ذکر کر دینا بھی مناسب خیال کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں جان دینے میں جو لذت و سرور اور خوشی اور مسرت ہوتی ہے اس کا کچھ تجربہ مجھے بھی ہے۔ کیونکہ دمشق میں مجھے بھی مخالفین نے میرے قتل کی نیت سے ایک تیز دھار آلہ سے دو کاری زخم لگائے تھے اور میرے قتل کی خبر بھی مشہور کر دی تھی۔ میرے زخموں سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا اور میرے کپڑے خون میں لت پت ہو گئے تھے اور میں خون کے بکثرت بہہ جانے کی وجہ سے اپنے مکان کی سیڑھیوں میں بیہوش پڑا تھا کہ پولیس نے آ کر مجھے اٹھایا اور گاڑی میں سوار کر کے ہسپتال لے گئی۔ سرکاری ڈاکٹر جب میرے زخموں کا معائنہ کر کے واپس جا رہا تھا تو مکرم سید منیر الحصنی نے اسے کہتے سنا کہ اسی فیصدی بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اور جب سید منیر الحصنی اور ابو مصطفےٰ تو بلاتی میرے پاس آئے تو ان سے میں نے یہی کہا کہ مجھے اپنی موت کا تو کوئی افسوس اور غم نہیں ہمارے بھائی افغانستان میں شہید کئے گئے لیکن ہمیں افسوس ہے تو اس بات کا کہ یہ لوگ اپنے آپ کو اسلام کی طرف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں جو لوگوں کو قتل کرنے نہیں بلکہ زندگی بخشنے کے لئے آئے تھے اور یہ لوگ اپنے اعمال سے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرتے ہیں۔

مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور احمدی احباب کی دعاؤں کے طفیل اپنے فضل سے مجھے نئی زندگی بخشی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے میری واپسی پر ایک تقریر میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کے بعض لوگوں کو توفیق دی ہے کہ انہوں نے سچائی کی خاطر جانیں دیں جیسا کہ افغان ہیں۔ ہندوستانیوں کو ابھی تک ایسا موقعہ نہیں ملا۔ اور ایسا تو بالکل نہیں ملا کہ وہ جانتے ہوں کہ ان کی جان لی جائے گی اور پھر جان لی گئی ہو۔ مگر ایسا بھی موقعہ نہیں ملا کہ بے جانے حملہ کر کے جان لی گئی ہو۔ اس قسم کا پہلا موقعہ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل لوگوں میں سے مولوی جلال الدین صاحب کو ملا۔ مولوی نعمت اللہ خان صاحب نے افغانستان میں خدا کی راہ میں جان دی مگر وہ ہندوستانی نہ تھے ان کی قربانی کا فخر افغانستان والوں کو حاصل ہے غرض خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

مولوی جلال الدین صاحب کو فخر کہ طور پر خدا تعالیٰ سے یہ بات ملی لیکن ابھی یہ ابتدائی چیز ہے حقیقی قربانیاں بہت بڑی ہوتی ہیں۔ اور ان کے لئے بہت تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے مبلغین ان حقیقی قربانیوں کے لئے تیاری کریں گے"

(الفضل ۱۹ر جنوری ۱۹۳۲ء)

جب اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو اس لئے قائم کیا ہے کہ تا اسلام کی تبلیغ تمام دنیا میں ہو اور لوگ تثلیث پرستی، دنیا پرستی اور نفس پرستی سے باز آ کر خدا پرست بن جائیں اور مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگ دینِ واحد پر جمع ہو جائیں۔ تو حقیقی عید جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں" دیکھنا چاہتے ہو تو اسلام کی ترقی کے لئے پوری سعی کرو سچی خوشی کا دن وہی ہوگا کہ جب اسلام روحانی طور پر تمام دنیا پر غالب آ جائیگا اپنی ہمتوں کو بلند کرو۔ اپنے ارادوں کو وسیع کرو تا ہر روز تمہارے لئے روز عید ہو۔ یاد رکھو کہ کوئی عید بغیر قربانیوں کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ خوب یاد رکھو فاخرہ لباس اور خوشبو لگا کر خوش ہو جانا کسی کام کا نہیں جب تک دلوں میں حقیقی خوشی پیدا نہ ہو۔ اور وہ پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اسلام کی خدمت نہ کرو۔ اور اسلام کے واسطے سچی قربانی نہ کرو۔"

پس ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا۔ اور دنیا کے چپہ چپہ پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ جب مساجد ذکر الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گی اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔

اسلام کا درد اپنے دل میں پیدا کرو اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھو"

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔ (مینجر)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں آفتابِ اسلام کی ضیا باریاں

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر ۔ پریس کانفرنسوں میں شرکت ۔ لٹریچر کی وسیع ترسیل و اشاعت ۔ مختلف پبلک جلسوں میں شمولیت ۔ شہرۂ آفاق مؤرخ پروفیسر ٹائن بی سے ملاقات ۔ معزز مہمانوں کی آمد ۔ IJEBU-ODE میں نئے مشن ہاؤس کی تعمیر

تبلیغی رپورٹ از یکم جنوری تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۶۲ء

(از مکرم نور محمد نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۲)

> پروفیسر ٹائن بی سے خاکسار کا سوال یہ تھا کہ:
> "عام طور پر عیسائی مغربی تہذیب کو عیسائیت کا شاہکار بتاتے ہیں آج آپ نے مغربی تہذیب کی خامیوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیا آپ اس بات پر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ ان خامیوں میں عیسائیت کی تعلیم کا کہاں تک دخل ہے۔"

پبلک جلسوں میں شمولیت

رمضان کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حاضرین کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔ جواب دینے والوں میں مکرم ڈاکٹر محمود شاہ صاحب، مولوی نصیر الدین صاحب اور دیگر دوست تھے Oloko Odana کی جماعت کے ۱۶-۱-۶۲ شامل تھے۔ یہ جلسہ نہایت دلچسپ رہا۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

برادرم مولوی بشیر احمد صاحب عارف کی آمد پر استقبالیہ جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف کو جماعت کے سرکردہ احباب سے متعارف کرایا گیا۔

مسلم سٹوڈنٹس سوسائٹی کے تین جلسوں میں شرکت کی گئی۔ اور تینوں جلسوں میں تقاریر بھی کیں۔ ایک جلسہ کے اختتام پر سوسائٹی کے فیڈرل سیکرٹری نے حاضرین کو بتایا کہ خاکسار نے اس سوسائٹی کے آغاز میں ہی (جو آج سے دس سال قبل کی بات ہے) ان کی ہر رنگ میں مدد کی ہے اور وہ توقع رکھتے ہیں کہ پاکستان واپسی کے بعد بھی خاکسار ان کی سوسائٹی میں دلچسپی لیتا رہے گا۔ اور وہاں سے ضروری اور مفید کتب ان کو بھجواتا رہے گا۔

پروفیسر ٹائن بی سے ملاقات

پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی جو انگلستان کے مشہور مؤرخ ہیں نے لیگوس یونیورسٹی میں ایک لیکچر دیا جس کا عنوان تھا "مغربی تہذیب کی خامیاں"۔ لیکچر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے بھی ایک سوال پوچھا۔ خاکسار کا سوال یہ تھا کہ "عام طور پر عیسائی مغربی تہذیب کو عیسائیت کا شاہکار بتاتے ہیں۔ آج آپ نے مغربی تہذیب کی خامیوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیا آپ اس بات پر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ ان خامیوں میں عیسائیت کی تعلیم کا کہاں تک دخل ہے۔" پروفیسر صاحب موصوف میرے اس سوال سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ انہوں نے لیکچر کا انتظام کرنے والوں سے کہا کہ موقعہ ملنے پر وہ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوال کرنے والا احمدی جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی روز شام کے وقت ان کے اعزاز میں اردن کے سفیر نے ایک دعوت کی ہوئی تھی جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ خاکسار کے وہاں پہنچتے ہی لیکچر کے ناظمین میرے پاس آئے کہ پروفیسر صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار ان سے ملا اور احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔

قاہرہ میں اسلامک ریسرچ کی اکیڈیمی کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کو تقریب لیگوس سے بھی ایک صاحب مدعو تھے ان کے لئے ایک الوداعی پارٹی میں خاکسار نے شرکت کی اور جلسہ کی افتتاحی دعا کرائی دعا کے بعد تقریر کے دوران خاکسار نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ ریسرچ دراصل مسلمانوں ہی کا کام ہے۔

کیونکہ قرآن کریم بار بار اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ تم زمین و آسمان پر غور کرو۔

"یوم پاکستان" پر ہز ایکسی لینسی ہائی کمشنر آف پاکستان کے دولت خانے پر بہت سے احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔

عید کے موقعہ پر ہائی کمشنر صاحب، فرسٹ سیکرٹری صاحب اور تھرڈ سیکرٹری صاحب نے پاکستانیوں کی دعوتیں کیں۔ ان پر بھی شرکت کی اور پاکستان سے نئے آنے والے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔

معزز مہمانوں کی آمد

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی منیر احمد صاحب عارف پاکستان سے تشریف لائے آپ اس سے پہلے بھی یہاں بطور مبلغ کام کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا نائیجیریا میں تقرر ہر رنگ میں بابرکت ثابت ہو۔

آنریبل امری عبیدی صاحب جو ٹانگانیکا کی حکومت میں وزیر انصاف ہیں وہ ایک میٹنگ کے سلسلہ میں نائیجیریا تشریف لائے یہاں قیام کے دوران انہوں نے ایک خطبہ جمعہ پڑھایا اور احباب جماعت کو نہایت مفید ہدایات دیں۔

غانا سے برادرم محمد اکرم صاحب ایل تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی تھیں جو نائیجیریا میں متعین اپنے بھائی یٰسین سہیل صاحب سے ملنے آئی تھیں سہیل نائیجیریا کے شمالی علاقے میں ہیں۔ چنانچہ ایل صاحب وہاں جاتے ہوئے بھی اور وہاں سے واپسی پر بھی لیگوس میں ایک ایک دو دو روز ٹھہرے۔

نئے مشن ہاؤس کی تعمیر

اجیبو اوڈے خدا تعالیٰ کے فضل سے (IJEBU-ODE) میں نیا مشن ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے جماعت نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں اس کا افتتاح کروں۔ چنانچہ خاکسار بمع فیملی ۔ مکرم عبد المجید صاحب بمع فیملی اور مکرم ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب وہاں گئے۔ یہ تقریب نہایت دلچسپ رہی خاکسار کی وہاں موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں کی جماعت نے خاکسار کو الوداعی ایڈریس بھی پیش کیا جس کے جواب میں خاکسار نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ محمدی مسیح موسوی مسیح سے شان میں بڑا ہونے کی وجہ سے ہماری جماعت کے لئے عیسائیوں سے بہت زیادہ ترقیات مقدر ہیں لیکن ہمیں اس بات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ بات ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے ہمیں اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنا چاہیئے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اس مشن ہاؤس کے بننے میں برادرم فضل احمد صاحب افضل کا کافی ہاتھ ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین اجیبو اوڈے کی جماعت افضل صاحب کی جملہ کوششوں کو نہایت ممنونیت کے ساتھ دیکھتی ہے اور ان کی قدر کرتی ہے

خاکسار نے جملہ دفتری امور سرانجام ۔ اخبار ٹروتھ باقاعدگی کے ساتھ ہر ہفتہ شائع کیا۔ سکولوں کی نگرانی کی لیگوس میں فجر کی نماز کے بعد باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا اور مغرب اور عشاء کے درمیان جماعت کے کاموں کے متعلق احباب جماعت سے مشورے ہوتے رہے ان کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے رہے نماز ۔ دعائیں اور احادیث یاد کرائی جاتی رہیں۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن طریق پر دنیا کی خدمت کی توفیق دے اور ہماری حقیر کوششوں کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

مشن کے تبلیغی کام کے علاوہ یہاں دو ڈسپنسریاں بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احسن طریق پر خدمت خلق کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں ڈاکٹر صاحبان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

درخواست دعا

(۱) محترم میر محمد حیات صاحب سکنہ ڈاور ضلع جھنگ جو قیامِ پاکستان کے بعد احمدی ہوئے ہیں۔ آج کل ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشانی میں مبتلا ہیں۔ قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس مقدمہ میں کامیابی بخشے اور جملہ پریشانیوں سے جلد نجات عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

(۲) میرے بھائی رشید احمد کے گھر مورخہ ۲۶ اپریل ۶۲ء کو دو توام بچے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوا۔ دوسرا بچہ بھی بہت کمزور ہے نیز بچوں کی والدہ کی حالت بھی خطرے سے باہر نہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور اس کی والدہ کو جلد صحت یاب فرما کر عمر دراز سے نوازے آمین۔

(بشیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ بیوہ سید بشیر احمد صاحب مرحوم ساکن فرزند اللہ فلیٹ نمبر ۲ انوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر سید بشیر احمد صاحب مرحوم کو بطور عطیہ محلہ دار الیمن ربوہ میں دس مرلہ اراضی قطعہ ۵ ملی تھی چونکہ میرے شوہر فوت ہو چکے ہیں اس لئے یہ زمین میرے نام منتقل کی جائے میرے ۱۹ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں ان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور ہمارے سوا مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔

اس درخواست پر سید حمید احمد شاہ صاحب۔ سید شفیق احمد شاہ صاحب پسران اور محترمہ اختر النساء، محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اور محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ دختران کے دستخط ہیں۔ نیز محترم قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کی تصدیق درج ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ اس کے بعد کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔

(ناظم دار القضاء)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

اس میں شک نہیں کہ جب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے تعمیر فنڈ کی تحریک ہوئی تو احباب نے دل کھول کر اس میں حصہ لیا اور قلیل عرصہ میں مجلس کے ہال اور دفاتر اور چار دیواری اور کوارٹر کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ مجلس کی یہ باوقار عمارت مرکز سلسلہ کی رونق بڑھانے کا بھی باعث ہے۔ لیکن تعمیر کے بعد مرمتوں اور توسیع کے کام کے لئے بھی روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت بجلی کا بڑا میٹر لگانے اور ٹیوب ویل کی ضرورت کے لئے روپیہ درکار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس فنڈ میں روپیہ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جو احباب سو روپیہ یا اس سے زائد چندہ دیں گے ان کے نام دعا کی غرض سے ہال میں کندہ کر دئے جائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹۶۳ء کو بوقت آٹھ بجے شام عزیزہ عفت نسرین دختر برادرم ملک محمد اکبر علی خاں صاحب لاہور کا نکاح عزیزم محمد انور صاحب ابن مکرم میاں نظام الدین صاحب راولپنڈی کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ راولپنڈی نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب فرمائے۔ آمین

ملک اختر علی خاں اکاؤنٹنٹ فرنٹیئر پریس گوجرانوالہ

تقریب شادی و دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۵ ر اپریل ۱۹۶۳ء خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم محمد اسلم صابر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات صبح ۹ بجے بذریعہ بس ربوہ سے چک نمبر ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا کے لئے روانہ ہوئی۔ چک مذکور پہنچ کر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے عزیزہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب دریاہ کے ہمراہ دو ہزار روپیہ حق مہر کے عوض پڑھا۔ اسی روز شام کے ۶ بجے برات واپس ربوہ روانہ ہوئی۔

اگلے روز مورخہ ۶ ر اپریل ۱۹۶۳ء کو ۲ بجے بعد دوپہر خاکسار کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محلہ کے احباب اور جملہ ممبران کالج سٹاف کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ رفیع احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کے علاوہ مکرم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے۔ اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے نے شرکت فرمائی۔ کھانے کے بعد مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے احباب کے ساتھ اجتماعی دعا فرمائی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار چوہدری بشیر احمد ریٹائرڈ ساکن ونیس پیالہ ضلع میانوالی

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ ر اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس تاریخ سے پہلے ہر جماعت کا چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا سال رواں کا بجٹ پورا ادا ہو جائے اور گزشتہ سالوں کے بقائے بھی وصول ہو جائیں۔

لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ ان آخری دنوں میں ان چندوں کی وصولی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور وصول شدہ رقم جلد از جلد مرکز میں بھیجتے جائیں۔ جو رقوم ۲۰ اپریل تک وصول ہو جائیں وہ ۲۵ تاریخ تک مرکز کو روانہ کر دی جائیں۔ اور اس کے بعد ۳۰ اپریل تک جو رقوم وصول ہوں وہ ۳۰ تاریخ تک ضرور بھجوا دی جائیں اور اس کے بعد وصول ہونے والی رقموں کے متعلق بھی پوری پوری کوشش کی جائے کہ ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل ہو جائیں۔

(ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

رقوم بلا تفصیل

بعض جماعتوں کے عہدہ داران مال اور بعض دوسرے افراد چندہ کی رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل نہیں بھیجتے کہ وہ رقوم کس کس مد میں جمع کی جائیں۔ ایسی تمام رقوم مد بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں اور سلسلہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تفصیل حاصل کرنے کے لئے بار بار لکھنے کے باوجود بھی بعض احباب تفصیل نہیں بھجواتے۔ لہٰذا تمام احباب کی خدمت میں جنہوں نے کوئی رقم بلا تفصیل بھیجی ہوئی ہے۔ گذارش کی جاتی ہے کہ اس رقم کی تفصیل جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ بھی ہر رقم بھجواتے وقت وضاحت سے لکھا جاوے کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں مد میں داخل کی جائے۔ ورنہ تین ماہ انتظار کرنے کے بعد ایسی صورت میں اگر کسی جماعت کا حساب خراب ہوگا۔ تو اس کی ذمہ داری جماعت متعلقہ پر ہی ہوگی۔

ناظر بیت المال ربوہ

دعائے مغفرت

میرے چچا جان چوہدری محمد صادق صاحب ساکن الٹھوال حال احمد آباد اسٹیٹ مورخہ ۲۳ ر ۳ ر ۶۳ بروز سوموار بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھتے تھے۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کو احمد آباد اسٹیٹ میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار عبد اللطیف کارکن فضل عمر ریسرچ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مرزا احسام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبلغ پانچ روپے علاج نادار مریضاں کے لئے بھجوائے ہیں۔ اس کے ساتھ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس ماہ چائے نوشی بند کر کے اس بچت سے یہ رقم بھجوائی۔

خاکسار مرزا احسام الدین صاحب کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔ نیز تحریک کرتا ہے کہ دوست اگر مرزا صاحب موصوف کے نیک نمونہ پر عمل کریں تو وہ بہت سی مالی تحریکوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

خاکسار مرزا منور احمد انچارج فضل عمر ہسپتال ربوہ

۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی حال مقیم کینیڈا کی ایک آنکھ باقی تھی۔ جس کا پردہ تبدیل کر کے پھر دوسرا اپریشن ہوا۔ اب بحالی نظر کے لئے پھر پردہ (قرنیہ) تبدیل کیا جاتا ہے۔ احباب بحالی نظر اور اس خاندان کی دیگر پریشانیوں کے رفع ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین ایم اے۔ قادیان)

۳۔ میرے ماموں محترم نذیر احمد صاحب۔ مبارک مرزا نمبر کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ تمام بزرگان جماعت و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا رشید احمد انور۔ بھاٹی گیٹ لاہور)

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۸۹:- میں A. P. M. USMANKUTTY ولد C.P. KUTTY HASS AN. قوم موپلا پیشہ تاجر عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء ساکن Tellichery ڈاک خانہ Cannanor ضلع Tellichery صوبہ Kerala بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میرا سرمایہ بطور تجارتی راس مال دو ہزار روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے میرا گزارہ تجارت کی آمد پر ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد A. P. M. U.S.man Kutty Merhant Palleremukk Tellicherry. (Kerala) گواہ شد - M. KUNKAMN Melekandy Moorkoth Road Tellicherry (Kerala) گواہ شد V. THAHA ALI valeyakatt. Kayatt - Road. Tellicherry - (Keral)

نمبر ۱۳۳۹۰:- میں نذیرہ بیگم بنت میاں عبدالرحیم صاحب سندھی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں میں نصرت گرلز سکول میں بطور کارکن کے کام کر رہی ہوں اس وقت مجھ کو اسی روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جو جائداد بھی ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی المرقوم ۶۲/۳/۱۲ - الامۃ نذیر بیگم بقلم خود گواہ شد عبدالرحیم والد موصیہ۔ گواہ شد عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان ۶۲/۳/۱۲

نمبر ۱۳۳۹۱:- میں ثمینہ بیگم زوجہ گیانی عبداللطیف صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۴/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری اس وقت متفرق آمد سالانہ مبلغ ۵۰/- روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم - المرقوم قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان ۶۲/۴/۷، الامۃ ثمینہ بیگم اہلیہ گیانی عبداللطیف صاحب درویش قادیان - گواہ شد گیانی عبداللطیف خاوند موصیہ انچارج اخبار بدر قادیان ۶۲/۴/۷، گواہ شد بشیر احمد گجراتی درویش قادیان موصی ۱۰۸۵۶

نمبر ۱۳۳۹۲:- میں امینہ خاتون زوجہ نذیر احمد صاحب ٹیلر قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۴/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری آمد اس وقت کوئی نہیں ہے میری جائداد صرف حق مہر ہے تین صد روپیہ جو کہ تاحال میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۳۰/- روپے صرف اپنی وصیت کے سلسلے میں ادا کروں گی اس کے علاوہ بھی جو جائداد پیدا کروں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ :- امینہ خاتون زوجہ نذیر احمد ٹیلر قادیان۔

۱- گواہ شد:- نذیر احمد ٹیلر خاوند موصیہ درویش قادیان وصیت ۱۱۱۸۱

۲- گواہ شد - قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان - ۶۲/۴/۱۱

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیکنگ ، ۲۷ راپریل ۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چواین لائی نے پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ تنازعہ کشمیر کو کشمیریوں کی خواہش کے مطابق حل کیا جائے جیسا کہ چین اور پاکستان کے مشترکہ اعلان میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے چینی وزیر اعظم نے دونوں اسمبلیوں کے مشترکہ اجلاس میں افرایشیائی ممالک کے اپنے حالیہ دورہ کے متعلق رپورٹ پیش کرتے ہوئے اپنے دورہ پاکستان کا خصوصیت سے ذکر کیا مسٹر چو این لائی نے کہا "میرے ملک کی یہ دلی خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق حل کیا جائے آپ نے کہا ہم نے اپنے ہمارے دورہ پاکستان میں اپنے آپ کو اتھاہ دوستی کے ماحول میں محسوس کیا پاکستان کے عوام میں چینی عوام کے لئے دوستی کا بے پناہ جذبہ پایا جاتا ہے اور ہم اس سے بے حد متاثر ہوئے ہیں ۔ مسٹر چو این لائی نے کہا "میں نے صدر پاکستان محمد ایوب خان سے جو دوستانہ بات چیت کی اس سے دونوں ملکوں کے درمیان باہمی مفاہمت بڑھی ہے اور تعلقات مستحکم ہوئے ہیں چینی وزیر اعظم نے پاکستان سے حالیہ فضائی و تجارتی سمجھوتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب آرہے ہیں اور ان کے رشتے مضبوط ہوئے ہیں مسٹر چو این لائی کی رپورٹ عوامی کانگرس نے منظور کر لی

● جکارتہ ۔ ۲۷ راپریل ۔ انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم ڈاکٹر خیر الصالح نے کشمیری عوام کے ساتھ مکمل ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور تنازعہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قرار داد کے مطابق پر امن طور پر حل کرنے کے متعلق پاکستانی موقف کی پر زور حمایت کی ہے ۔

انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ حکومت انڈونیشیا اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی روشنی میں کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق مسئلہ کشمیر حل کرنے کی غیر مشروط حمایت کرتی ہے آپ نے یہ بات پاکستان کے غیر سرکاری کشمیر وفد کے رہنما خواجہ شہاب الدین کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران کہی ۔

● کراچی ۔ ۲۷ راپریل ۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کے وائس چیئرمین حافظ محمد حبیب اللہ نے کہا کہ کشمیری لیڈر شیخ محمد عبداللہ جب مستقبل قریب میں پاکستان کا مجوزہ دورہ کریں گے تو میں انہیں کراچی کارپوریشن کے مہمان کی حیثیت سے کراچی آنے کی دعوت دوں گا انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں بھارتی حکومت کے توسط سے شیخ عبداللہ کو ایک دعوت نامہ بھیج رہا ہوں میں نے دمشق سے شیخ عبداللہ کو ایک تار بھی دی تھی جس میں ان کو رہائی پر مبارکباد دی تھی ، مگر یہ تار تہران میں مجھے واپس مل گیا ۔ حافظ حبیب اللہ نے کہا کہ کراچی میونسپل کارپوریشن شیخ عبداللہ کو شایان شان استقبالیہ دے گی ۔ اس کے علاوہ انہیں کراچی شہر کی کلید آزادی بھی دی جائے گی ۔

● ۔ کراچی ۔ ۲۷ راپریل ۔ پی آئی اے کا طیارہ کل صبح پاکستانی صحافیوں کی ایک جماعت کو لے کر تجرباتی پرواز پر پیکنگ روانہ ہو گیا جو آج رات تک واپس کراچی پہنچ جائے گا پاکستان اور چین کے درمیان باقاعدہ فضائی سروس ۲۹ راپریل سے شروع کی جا رہی ہے ۔

● ۔ حیدر آباد ۔ ۲۷ راپریل صوبائی وزیر مسٹر محمد خان جنیجو نے بتایا ہے کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے منصوبے کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر پچھتر کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے جس کے باعث نقل و حمل اور رسل و رسائل میں بہت آسانی ہو جائے گی انھوں نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ سال مغربی پاکستان میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت پر بیس کروڑ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں ۔

● ۔ سمرقند ۔ ۲۷ راپریل ۔ دنیا کے ایک قدیم ترین شہر سمرقند کو مکمل تباہی کا شدید خطرہ لاحق ہے معلوم ہوا ہے کہ سمرقند جس پہاڑ کے دامن میں بسا ہوا ہے زلزلے سے اس کی بنیادیں ہل جانے کے باعث اس کا ایک حصہ ٹوٹ کر دریائے زرافشاں میں گر گیا ہے جس سے دریا نے ایک بہت بڑی جھیل کی صورت اختیار کر لی ہے اور ہر وقت یہ خطرہ لاحق ہے کہ کسی بھی وقت جھیل کا پانی چڑھ کر سمرقند کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا ۔ روسی اخبار ازوستیا کے مطابق جھیل کا پانی اتنا بلند ہے جتنا کہ ایک اسی منزلہ عمارت حکومت نے سمرقند سے جوار ملکستان کا سب سے بڑا شہر ہے لوگوں کا انخلاء شروع کر دیا ہے ماہرین نے کہا ہے کہ اگر صورت حال کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات نہ کئے گئے تو ایک ماہ میں جھیل میں بیس لاکھ مربع فٹ پانی جمع ہو جائے گا ۔ جس سے اس وادی کے کئی اور قصبوں کو بھی خطرہ لاحق ہے ۔

● لاہور ۔ ۲۷ راپریل ۔ مغربی پاکستان اردو اکیڈیمی ڈگری کے نصاب کی متعدد درسی کتابوں کے نسبتاً معیاری اور ارزاں اردو ترجمے آئندہ ماہ تک شائع کر دے گی ۔ کئی مضامین میں تجربہ کار اساتذہ سے آسان اردو زبان میں کتابیں لکھوائی جا رہی ہیں اکیڈیمی کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے ڈگری میں ذریعہ امتحان اردو بھی قرار دینے سے بعض طلبہ کو جو مشکلات درپیش ہیں انھیں دور کرنے میں اس طرح مدد ملے گی ۔

اردو اکیڈیمی نے اس سے پہلے ایک امدادی اردو کالج جاری کیا ہے جس میں مختلف کالجوں کے باقاعدہ طلبہ سائنسی مضامین میں اردو کے لیکچر حاصل کرتے ہیں اور اس طرح انھیں انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کے امتحانوں میں اردو میں جواب لکھنے کی تیاری کرائی جا رہی ہے

دار السلام ۲۷ راپریل ۔ ٹانگانیکا کے صدر جولیس نائریری نے گزشتہ شب قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ زنجبار اور ٹانگانیکا کی یونین سے افریقہ اور افریقی اتحاد کو فائدہ پہنچے گا انھوں نے کہا اس کے سوا ادغام کے فیصلہ کی کوئی اور وجہ نہیں ہے البتہ افریقی اتحاد کی جانب ہر قدم کو سرد جنگ قرار دینا دانشمندی نہیں بلکہ یہ افریقہ کی توہین ہے صدر نائریری نے اعلان کیا کہ افریقہ میں اتحاد امریکہ یا روس کے ذریعے پیدا نہیں ہوگا ۔

قربانی کی ایک درخشندہ مثال

(از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ الرحمٰن)

جماعت احمدیہ کراچی نے جس خلوص سے وقف جدید کا چندہ بڑھانے کی تحریک پر لبیک کہا ہے اس کے متعلق مختصر نوٹ پہلے شائع ہو چکا ہے ۔ اب ایک اور نہایت روشن مثال احباب کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جاتی ہے ۔

کراچی کے ایک صاحب جو قبل ازیں وقف جدید کے لئے صرف بیس روپے سالانہ ادا فرماتے تھے ۔ اب پانچ روپے روزانہ ادا کر رہے ہیں اور یہی ارادہ رکھتے ہیں کہ ہمیشہ انشاء اللہ تعالیٰ قربانی کے اس معیار کو قائم رکھیں گے ۔ احباب جماعت سے پُر زور درخواست ہے کہ ایسے مخلصین کے ایمان ۔ خلوص اور جان اور مال میں برکت کے لئے دعا کرتے رہیں ۔ نیز خاص طور پر یہ دعا بھی کریں کہ ان کی نیکیاں ان کی اولاد میں ہمیشہ باقی رہیں ۔ آمین ۔

مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا تربیتی اجتماع

ضلع راولپنڈی کی مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۸ اور ۹ مئی ۱۹۶۴ء کو راولپنڈی میں انصار اللہ کا ایک تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے ۔ اجتماع میں علمائے کرام اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھی انشاء اللہ شمولیت فرمائیں گے ۔ انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اجتماع کی گوناگوں برکات سے مستفیض ہوں ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الحاجہ فاطمہ بی بی صاحبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۔۔۔ مکرم چوہدری صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ۔ ڈی ۔ او کی والدہ صاحبہ محترمہ الحاجہ فاطمہ بی بی صاحبہ (اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب امرتسری آف منڈی بہاء الدین) مورخہ ۲۶ راپریل ۱۹۶۴ء بمقام انوار ربوہ میں بعمر ۷۳ سال وفات پا گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحومہ بہت نیک مخلص اور خدمت سلسلہ کا خاص جوش رکھنے والی عابدہ خاتون تھیں مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہیں ۔ موصیہ ہونے کے علاوہ مسلسل تیس سال تک تحریک جدید کے چندہ میں سال بہ سال اضافہ کے ساتھ حصہ لیا ۔ نیز چندہ وقف جدید میں ہر سال اضافہ کے ساتھ حصہ لینے کے علاوہ تعمیر دفتر وقف جدید کی مد میں بھی ایک سو روپیہ دیا ۔ مزید برآں مسجد سوئٹزرلینڈ کی تعمیر میں تین صد روپیہ پیش کیا ۔ ۱۹۵۶ء میں ایک رؤیا کی تعمیل میں حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئیں ۔

مورخہ ۲۶ ۔ اپریل کو نماز عصر کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۔ بعدہٗ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں امانتاً دفن کیا گیا ۔

احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا ہونے کی دعا فرمائیں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔

محترم سید محمد حسین شاہ صاحب کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۔ اسی روز شام کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے دعا کرائی ۔

مرحوم تہجد گذار دعا گو اور تبلیغ کا خاص جوش رکھنے والے بزرگ تھے ۔ کتب سلسلہ کے مطالعہ کا بہت شوق تھا اور حتی الامکان ہر شخص تک پیغام حق پہنچانا اپنا فرض سمجھتے تھے ۔ ان کے ذریعہ بہت سے دوستوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی ۔ سرکاری ملازمت سے پنشن لینے کے بعد قادیان اور ربوہ میں قریباً بارہ سال تک خدمات سر انجام دیں ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور دوسرے صاحبزادگان کے مختار عام کی حیثیت سے ایک لمبا عرصہ کام کیا ۔ مرحوم نے پانچ بیٹیاں ایک فرزند اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴